بسم اللہ الرحمن الرحیم

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ٹیلیفون نمبر ۳۳

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

روزنامہ الفضل قادیان

پنجشنبہ

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق جملہ خط و کتابت بنام مینیجر الفضل ہو

3509 Ch. Fazl Ahmad Sb. A.D. 9 of Schools B.A.B.T. Block No. 16 SARGODHA. Dist. Shahpur

۱۲ وفا ۱۳۲۴ ہش | یکم شعبان ۱۳۶۴ھ | ۱۲ جولائی ۱۹۴۵ء | نمبر ۱۶۲

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۱۱ ماہ وفا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج سوا سات بجے شام بذریعہ فون یہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی بفضل خدا بہتر ہے۔ فالحمد للہ

حضرت سیدہ ام متین صاحبہ حرم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو بفضل خدا بخار سے اب آرام ہے۔ باقی اہل بیت اور خدام بخیریت و عافیت ہیں۔

قادیان ۱۱ ماہ وفا۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب۔ جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب اور حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب معہ بیگم صاحبہ و بچگان ڈلہوزی تشریف لے گئے۔

خاندان حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے خیر و عافیت ہے:

روزنامہ الفضل قادیان — یکم شعبان ۱۳۶۴ھ

تجدید اسلام کی حقیقی صورت

(از ایڈیٹر)

سائل کی تجدید و اصلاح کی ضرورت [ہر] طرف سے اعتراف اور اس کے لئے کسی تجویز پر غور کرنا صاف اور واضح طور پر اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ خود علماء کا طبقہ اس اصلاح اور تجدید کو سرانجام دینے سے بالکل قاصر ہو چکا ہے۔ کیونکہ اگر ان میں اس کی اہلیت ہوتی۔ کہ اسلام کو اس کی اصلی شکل میں لوگوں کے سامنے پیش کر سکتے۔ اور ان میں ایسا اثر اور جذب ہوتا۔ کہ لوگوں کو صحیح اسلامی تعلیم پر چلا سکتے۔ تو پھر ایسا موقعہ ہی پیش نہ آتا۔ کہ تجدید اسلام کی ضرورت محسوس کی جاتی۔ لیکن جب یہ ضرورت پوری طرح محسوس کی جا رہی ہے اور ایک عرصہ سے کی جا رہی ہے۔ مگر پوری نہیں ہو رہی۔ تو یہ اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ موجودہ زمانہ میں علماء کہلانے والے اسلامی مسائل کو اور اسلامی تعلیم کو صحیح رنگ میں پیش کرنے کے قطعاً نااہل ہیں۔ اور انہیں خود معلوم نہیں کہ حقیقی اسلام کیا ہے۔

چونکہ علماء کہلانے والوں کی حالت اس درجہ عبرتناک اور خلاف اسلام ہونے والی تھی۔ اس لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرما دیا تھا۔ علماءھم شر من تحت ادیم السماء کہ مسلمانوں پر ایک ایسا زمانہ آئیگا۔ جبکہ ان کے علماء آسمان کے نیچے سب سے بدترین مخلوق ہو جائینگے جب علماء کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد ہو۔ اور جو اپنے اعمال سے اس کے مصداق بن چکے ہوں۔ انہی کے متعلق یہ خیال کرنا کہ وہ دنیا کے سامنے اسلام کی صحیح تعلیم پیش کر سکینگے۔ اور اسے لوگوں میں اپنے روحانی اثر اور جذب کے ذریعہ مقبول بنا سکیں گے۔ بالکل بے معنی ہے۔ اور جو لوگ یہ خیال رکھتے ہیں۔ ان پر بہت جلد واضح ہو جائیگا۔ کہ علماء کی تو فلسطین کی قائم کردہ مجلس کا بھی وہی انجام ہوگا۔ جو اس قسم کی پہلی مجلسوں کا ہو چکا ہے۔ اور جس کا ذکر مولانا ابوالکلام آزاد نے ان الفاظ میں کیا ہے۔

"یہ لوگ نشأۃ ثانیہ اور تجدید و تجدد کے خواب ہی دیکھتے رہے۔ اپنی زندگی میں دلی مقصود حاصل نہ کر سکے۔"

سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ جو راہ اختیار کر کے بار بار ناکامی ہو چکی ہے۔ وہی پھر کیوں اختیار کرنے کی کوشش کی جاتی ہے اور کیوں وہ راہ اختیار نہیں کی جاتی۔ جو نہایت سیدھی اور واضح ہے اور جسے معمولی عقل و سمجھ کا انسان بھی بآسانی سمجھ سکتا۔ اور اس کی معقولیت کا اعتراف کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں پاتا۔ اور وہ یہ ہے کہ دین اسلام خدا کا دین ہے اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ۔ اور اس کی حفاظت کا انتظام کرنا بھی خدا تعالیٰ کے ذمہ ہے۔ اس لحاظ سے یہ دیکھنا ضروری ہے۔ کہ جب اسلام تجدید کا محتاج ہے۔ کیونکہ علماء کہلانے والوں نے اس کی شکل بالکل بگاڑ کر رکھدی ہے تو کیا خدا تعالیٰ نے اسلام کی تجدید کا انتظام کیا۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس بارہ میں کیا ارشاد فرمایا ہے۔

خدا تعالیٰ نے قرآن کریم کی حفاظت کے متعلق یہ ارشاد فرمایا ہے انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون ہم نے ہی اس ذکر کو اتارا ہے۔ اور ہم ہی اس کی حفاظت کرینگے اور قرآن کریم پر اسلام کی بنیاد ہے۔ اس لئے قرآن کریم کی حفاظت کے معنی اسلام کی حفاظت کے ہیں۔ یہ حفاظت اللہ تعالیٰ اپنے خاص بندوں کے ذریعہ کرتا رہا ہے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس بارہ میں یہ نہائت ہی واضح ارشاد فرمایا ہے۔ کہ ان اللہ عزوجل یبعث لھذہ الامۃ علیٰ راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا یعنی ضرور اللہ تعالیٰ مبعوث کرتا رہے گا اس امت کے لئے ہر صدی کے سر پر ایسے انسان کو جو اس کے دین کی تجدید کیا کریگا۔

اس انتظام کے باوجود کسی ایسے انسان کیطرف تو رجوع نہ کرنا جس نے موجودہ زمانہ میں تجدید دین کا دعوےٰ کیا ہو۔ اور جس نے اپنے اس دعوے کو سینکڑوں ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں انسانوں سے تسلیم کرا لیا ہو۔ اور جو اسلام کی صداقت کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کا انتظام قائم کر چکا ہو۔ بلکہ علماء کی کمیٹی تجویز کرنے اور ان سے تجدید دین کی توقعات وابستہ کرنے کی طرف مائل ہوں۔ ان کے متعلق سوائے اس کے کیا کہا جا سکتا ہے۔ کہ وہ نہ تو خدا اور اس کے رسول کے ارشادات کو کوئی وقعت دیتے ہیں۔ اور نہ ان کے دل میں اسلام کی تجدید و اصلاح کی سچی خواہش ہے۔ بلکہ وہ صرف یہ چاہتے ہیں۔ کہ عوام پر علماء کا جو قبضہ و اقتدار قائم ہے۔ اور جو انہیں دینی اور دنیوی تباہی و بربادی کی طرف لے جا رہا ہے اسے اور بھی پختہ اور مضبوط بنا دیا جائے ورنہ جن علماء کی موجودگی میں دین کی حالت اس درجہ ابتر ہو گئی ہے۔ انہی کو اس کا چارہ ساز سمجھنا کہاں کی عقلمندی ہے۔

تجدید دین کی حقیقی اور اصلی صورت یہی ہے۔ جس کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے اس زمانہ میں جبکہ تجدید دین کی ضرورت کا ہر کوئی اعتراف کر رہا ہے اسے ہویدا بھی کر دیا یعنی حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس غرض سے مبعوث فرمایا۔ اور آپ نے اعلان فرمایا کہ "ایسے وقت میں اور ایسے زمانہ میں جبکہ خدا شناسی کی روشنی کم ہوتے ہوتے آخر ہزارہا نفسانی ظلمتوں کے پردہ میں چھپ جاتی ہے۔ بلکہ اکثر لوگ دہریہ کے رنگ میں ہو جاتے ہیں۔ اور زمین گناہ اور غفلت اور بے باکی سے بھر جاتی ہے۔ تو خدا تعالیٰ کی غیرت اور جلال اور عزت تقاضہ فرماتی ہے۔ کہ دوبارہ اپنے تئیں لوگوں پر ظاہر فرما دے۔ اور

بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور دفتر قادیان سے شائع کیا۔

ایڈیٹر - غلام نبی

جیساکہ اس کی قدیم سے سُنت ہے۔ ہمارے اس زمانہ میں جو ایسے ہی حالات اور علامات اپنے اندر جمع رکھتا ہے۔ خدا تعالےٰ نے مجھے چودھویں صدی کے سر پر اس تجدید ایمان اور معرفت کے لئے مبعوث فرمایا ہے"۔

(اربعین)

یہی نہیں بلکہ اس دعویٰ کی بنیاد الہام پر رکھ کر اسے اس طرح پیش فرمایا۔

"جب تیرھویں صدی کا آخر ہوا اور چودھویں صدی کا ظہور ہونے لگا۔ تو خدا تعالےٰ نے الہام کے ذریعہ سے مجھے خبر دی کہ تو اس صدی کا مجدد ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کی طرف سے یہ الہام ہوا کہ اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰن لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآءُ هُمْ وَ لِتَسْتَبِیْنَ سَبِیْلُ الْمُجْرِمِیْنَ قُلْ اِنِّیْ اُمِرْتُ وَ اَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ یعنی خدا نے تجھے قرآن سکھایا اور اُس کے صحیح معنے تیرے پر کھول دیئے۔ یہ اسلئے ہوا کہ تا تو ان لوگوں کو بد انجام سے ڈراوے کہ جو بباعث پشت در پشت کی غفلت اور نہ متنبہ کئے جانے کے غلطیوں میں پڑ گئے اور تا ان مجرموں کی راہ کھل جائے کہ جو ہدایت پہنچنے کے بعد بھی راہ راست کو قبول کرنا نہیں چاہتے۔ ان کو کہدے کہ مامور من اللہ اور اوّل المومنین میں ہوں اور یہ الہام براہین احمدیہ میں چھپ چکا ہے"۔ (کتاب البریہ)

نیز فرمایا۔" اس زمانہ میں مسلمانوں میں نہایت درجہ کا اختلاف واقعہ ہے۔ اور کوئی ایسا عقیدہ باقی نہیں رہا۔ جس میں مسلمانوں کے فرقوں میں اختلاف اور نزاع نہ ہو اور لوگوں کی طبیعتوں نے ایک حکم چاہا جو عدل اور انصاف سے فیصلہ کرے۔ سو خدا تعالےٰ نے مجھے حکم مقرر فرما دیا تاکہ ان کے اختلافات کے مقدمات میری طرف رجوع کئے جائیں اور میں اُن کا فیصلہ کروں۔ اور اس میں فکر کرنے والوں کے لئے نشان ہے۔ بلکہ تدبّر کرنے والوں کے نزدیک یہ سب سے بڑا نشان ہے"۔

(نجم الہدیٰ)

برائے خدا ٹھنڈے دل سے غور فرمایئے کہ جب ایک طرف تو تجدید دین کی ضرورت اس شدت کے ساتھ لاحق ہو۔ اور دوسری طرف اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے ایک ایسا مدعی کھڑا ہو۔ جو ملہم ہو۔ اور خدا تعالےٰ کی طرف سے رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے وعدہ کے مطابق مبعوث ہونے کا دعویدار ہو۔ اپنی صداقت میں زمینی اور آسمانی نشان پیش کرتا ہو۔ اور ایک ایسی جماعت قائم کرنے میں کامیاب ہو چکا ہو۔ جو اسلام کو اُس کی اصلی اور حقیقی شکل میں مانتی ہو۔ اور دنیا میں اشاعت اسلام کے لئے غیر معمولی جانی اور مالی قربانیاں کر رہی ہو۔ پھر خدا تعالےٰ اس کی حقیر اور ناچیز کوششوں کے شاندار نتائج پیدا کر رہا ہو۔ تہذیب و تمدن کے گہواروں میں پلے ہوئے اور جنگلوں و بیابانوں میں وحشیانہ زندگی بسر کرنے والے ان کے ذریعہ اسلام کے شیدائی بن رہے ہوں۔ اور بڑی بڑی تکالیف اٹھا کر حلاوت ایمان کا ثبوت دے رہے ہوں۔ اس کی جماعت میں شامل ہونے کی بجائے ان علماء سے تجدید اسلام کی تمنا وابستہ کرنا درست ہو سکتا ہے جو صحیح عقائد اور درست اعمال دونوں سے تہی دست ہیں۔ کیونکر مناسب ہے۔

تحریک جدید کا سیکرٹری مال

جماعتوں کے امراء اور پریذیڈنٹوں کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ تحریک جدید کا سکرٹری مال اس لئے مقرر کیا جا رہا ہے۔ کہ جماعت امیر یا پریذیڈنٹ کے تحریک جدید کے مالی حصہ کے کام میں اسی طرح مدد کرے۔ جس طرح صدر کا سیکرٹری مال کرتا ہے۔ وہی فرائض سیکرٹری تحریک جدید کے ہیں۔ جو سکرٹری مال صدر انجمن کے ہیں۔ اور صدر کے دوسرے عہدہ دار تحریک جدید کا کام اسی طرح کرتے رہینگے۔ جس طرح اب کر رہے ہیں۔ صرف مالی سیکرٹری بڑھایا ہے۔ جو ان کے کام میں مدد دیگا۔ اور تحریک جدید کے مالی حصہ کو وقت پر کامیاب کرنے کی کوشش کرے گا۔ ایسی صورت میں ہر جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ کا اپنا فرض ہے۔ کہ وہ سیکرٹری مال تحریک جدید کا فوری انتخاب کر کے مرکز میں اطلاع پہنچاویں۔ نیز ہر جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ اور سکرٹری مال تحریک جدید کو یہ کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ ۳۱ جولائی تک ان کی جماعت کا چندہ تحریک جدید کم سے کم ۸۰-۹۰ فی صدی مرکز میں داخل ہو جائے۔ اور یہ کام آج سے پوری محنت اور پوری توجہ سے ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔ (فنانشل سکرٹری تحریک جدید)

مجالس لجنات کی توجہ کیلئے

یہ غلط خیال ہے۔ کہ عورتیں تبلیغ میں کم حصہ لے سکتی ہیں۔ وہ مردوں سے زیادہ تبلیغ کر سکتی ہیں۔ وہ محلہ کی عورتوں کو اکٹھا کر کے جلسے کر سکتی ہیں۔ اور زیادہ سے زیادہ عورتوں اور بچوں کے کانوں تک خدا کے مسیح کی آواز پہنچا سکتی ہیں۔ یاد رہے کہ عورتیں مردوں کے تبدیلیٔ عقاید میں بہت بڑی روک ہوتی ہیں۔ ایک مرد بعض دفعہ صرف اس لئے احمدی نہیں ہوتا کہ اسکی بیوی مخالفت کریگی۔ پس ہر احمدی عورت کا فرض ہے۔ کہ شہروں کے مختلف محلوں میں جلسے کریں اور عورتوں میں تبلیغ کو وسیع کریں۔ یقیناً تبلیغی جدوجہد عورتوں کی کامیاب رہیگی۔ چاہیئے کہ عورتوں کے حلقے میں تبلیغ کو وسیع کریں۔ مردوں کو چاہیئے کہ وہ بھی اس طرف توجہ کریں اور ہر ممکن امداد دیں۔ (نظارت دعوت و تبلیغ)

تعلیم یافتہ اور معزز دوست تبلیغ پر زور دیں

چند ہی دن ہوئے بنگال سے ایک نوجوان کا خط آیا کہ وہ جب طالب علم تھا اس وقت بھی بہت جوشیلا تھا اس کا نام خلیل الرحمن ہے۔ طالب علمی کے بعد اسے نائب تحصیلدار مقرر ہوئے چھ ماہ بھی نہیں ہوئے تھے کہ اس کے ذریعہ ایک گاؤں احمدی ہو گیا۔ پس اگر کام کرنے والے ادھر توجہ کریں تو بہت کچھ کام ہو سکتا ہے۔ اگر ایک نوجوان کالج سے نکل کر چھ ماہ میں عارضی ملازم اس طرح تبلیغ میں کامیابی حاصل کر سکتا ہے۔ گو کوئی وجہ نہیں مجسٹریٹ اور دوسرے ملازمین کامیابی حاصل نہ کر سکیں۔ اگر مجسٹریٹ نئے وکیلوں سے تعلقات پیدا کریں تو وہ شوق سے باتیں سنیں گے اور جلدی احمدیت قبول کرینگے۔ پس اگر ہمارے تعلیم یافتہ اور معزز دوست تبلیغ پر زور دیں تو تعلیم یافتہ طبقہ ہمارے قبضہ میں آسانی سے آسکتا ہے۔ میں نئے تعلیم یافتہ اور خاص کر ان کو جو کسی محکمے میں افسر ہوں کہونگا۔ کہ اور لوگ تو ناجائز کاموں کے لئے اپنے رسوخ کو استعمال کرتے ہیں۔ وہ جائز کام کے لئے اپنے رسوخ کو کام میں لائیں"۔

(تقریر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بر موقعہ مجلس مشاورت ۱۹۳۵ء)

انچارج بیعت دفتر پرائیویٹ سیکرٹری

Digitized By Khilafat Library Rabwah

علم القرآن

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ قل ھل یستوی الذین یعلمون والذین لایعلمون (۳۹-۱۲) کہہ دے کہ کیا وہ لوگ جو علم رکھتے ہیں اُن کے برابر ہو سکتے ہیں جو علم سے بے بہرہ ہیں۔ یعنی دونوں ہرگز برابر نہیں ہو سکتے۔ تو کیا آپ کے اندر اگر آپ معدن علوم یعنی قرآن کریم سے بے خبر ہیں۔ اُس کے علوم سے آگاہی حاصل کر کے فضیلت پانے کا جذبہ نہیں پیدا ہوتا۔ مانا کہ آپ نے بہت زیادہ دنیاوی تعلیم حاصل کر لی ہے۔ بی اے۔ ایم۔ اے کی ڈگری آپکے پاس ہے۔ مانا کہ آپ دنیاوی طور پر اعلےٰ درجہ کا رتبہ رکھتے ہیں۔ مانا کہ آپ امیر و کبیر ہیں اور بہت زیادہ خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ لیکن اسلامی زبان میں اُس وقت تک آپ کو عالم اور صاحب فضیلت نہیں کہا جا سکتا جب تک کہ آپ اُم العلوم قرآن کریم کا علم حاصل نہیں کرتے۔ قرآن کریم کے علوم کے حصول کی ابتدا اُسکے ترجمہ جاننے سے ہی ہوتی ہے۔ پس اگر آپ قرآن کریم کے ترجمہ سے ناواقف ہیں تو فوراً اس کے سیکھنے کی طرف متوجہ ہوں۔ ۲۵ اگست تا ۲۵ ستمبر قادیان میں تعلیم القرآن کی کلاس کھل رہی ہے۔ آپ اُس میں شامل ہوں اور آپ میں سے کم از کم ایک اپنی مجلس کے نمائندہ کے طور پر شامل ہو۔ جو عہد کرے کہ خود ترجمہ قرآن سیکھ کر اپنی جماعت کے دوسرے احباب کو سکھائیگا۔ اپنی آمد کے ارادہ سے مطلع فرمائیں۔ خاکسار مشتاق احمد مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مَا اَنَا عَلَیۡہِ وَ اَصۡحَابِیۡ کا مصداق کونسا فرقہ ہے

از جناب نواب اکبر یار جنگ صاحب حیدرآباد دکن

جناب ایڈیٹر صاحب اخبار الفضل!
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

آپ کے اخبار مورخہ ۲۷ جون ۱۹۴۵ء میں آپ کا ایک مضمون "مسلمانوں کے مختلف فرقے" کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔ جس میں آپ نے ترمذی کی اس مشہور حدیث کا حوالہ دیا ہے۔ جو امت محمدیہ کے بہتر فرقوں میں تقسیم ہو جانے کی نسبت ہے۔ بعض وقت غیر احمدی علماء سے گفتگو کرتے وقت یہ حدیث بھی درمیان میں آجاتی ہے۔ اور ہر فرقہ کا عالم حدیث کے آخری الفاظ و ما انا علیہ واصحابی پر زور دیکر اپنے فرقہ کو ناجی ثابت کرنے کی کوشش میں زمین و آسمان کے قلابے ملا دیتا ہے۔ لیکن ان الفاظ حدیث سے جو نکتہ میری سمجھ میں آیا ہے۔ اس نے تقریباً ہر ایک ایسے عالم کو جو ان الفاظ کو اپنے فرقہ کی تائید میں سمجھتا ہے ساکت کر دیا ہے۔ اس لئے یہ نکتہ اس قابل ہے۔ کہ ہمارے مبلغین اس سے فائدہ اٹھائیں۔ میں اس مختصر نوٹ میں اس کی تشریح آپ کی خدمت میں بغرض اشاعت بھیجتا ہوں۔

حدیث کے یہ زیر بحث الفاظ یعنی ما انا علیہ واصحابی ایک مستفسر کے اس سوال کے جواب میں واقع ہوئے ہیں۔ کہ من ھی یا رسول اللہ آپ نے ارشاد فرمایا وما انا علیہ واصحابی یعنی منجملہ بہتر یا تہتر فرقوں کے ایک فرقہ ناجیہ کی یہ علامت بتائی گئی ہے۔ جو مابین فرقہ ہائے ناری و ناجی کے فارق ہے۔ یعنی جو فرقہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے اصحاب کے طریق عمل پر ہو۔ یعنی اس کا وہی عمل ہو جو حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وصحابہ کا تھا۔ تو سمجھ لینا چاہیئے کہ یہی فریق ناجی ہے اور اسلام کا قابل تقلید عامل ہے۔ تو یہ فرق اور یہ علامت اس ناجی فرقہ کے لئے بمقابلہ دوسرے فرقہائے اسلامیہ کے مابہ الامتیاز ٹھہری۔ اگر ما انا علیہ واصحابی کا مطلب صرف یہ ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابہ جس طرح عبادت فرائض و نوافل نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ ادا کرتے تھے۔ ویسے ہی ناجی فرقہ کے اعمال عبادت ہونا چاہیئے۔ تو یہ کوئی وجہ امتیاز نہ ہوئی جس کی بناء پر کسی خاص فرقہ کو بطور فرقہ ناجی شناخت کیا جا سکے۔

امت اسلامیہ کا ہر ایک فرقہ ان اعمال عبادت پر عامل یا عامل ہونے کا مدعی ہے۔ اور کہہ سکتا ہے۔ کہ میرا فرقہ ویسے ہی اعمال عبادات ادا کرتا ہے۔ جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ادا کرتے تھے۔ اس لئے یہ اعمال تو کسی فرقہ کے لئے ظاہری وجہ امتیاز کے طور پر کافی نہیں ہو سکتے ہیں۔ کوئی فرقہ بھی ان اعمال کی فرضیت سے منکر یا ان سے روگرداں بحیثیت فرقہ کے نہیں مل سکتا ہے پھر کیا ان الفاظ مبارک حدیث کا یہ مطلب ہے۔ کہ ناجی فرقہ کے عقائد وہی ہونگے۔ جو میرے اور صحابہ کے ہیں۔ اگر یہی مطلب ہے تو اس لحاظ سے بھی کوئی فرقہ مسلمانوں کا یہ قبول نہیں کر سکتا ہے۔ کہ میرے فرقہ کے عقائد رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کے عقائد سے مختلف اور علیحدہ ہیں بلکہ ہر فرقہ یہی کہتا ہے۔ کہ ہمارے عقائد وہی ہیں۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابہ کے تھے۔ پس الفاظ حدیث کا یہ مطلب بھی نہیں ہو سکتا ہے کہ اس مطلب سے بھی کوئی مابہ الامتیاز مابین فرقہ ہائے اسلامیہ ظاہر نہیں ہو سکتا ہے۔

اعمال عبادت و عقائد کو چھوڑ کر ذات پاک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابہ میں جو خاص نمایاں بات تھی۔ وہ تبلیغ و اشاعت اسلام کا جوش اور تدابیر اشاعت پر عمل تھا۔ اور یہ عمل ایسا نمایاں تھا۔ کہ نہ اس سے کوئی فرقہ اسلام کا انکار کر سکتا ہے۔ نہ علم تاریخ عالم اس سے انکار کر سکتی ہے۔ اور یہی وہ چیز ہے۔ جس کو آج تمام فرقہ ہائے اسلامیہ چھوڑے بیٹھے ہیں۔ اور سوائے جماعت احمدیہ کے کوئی فرقہ بحیثیت فرقہ کے اس طرف رخ نہیں کرتا ہے اور یہ امر فارق و مابہ الامتیاز مابین جماعت احمدیہ اور دیگر فرقہ ہائے اسلامیہ کے ہے کوئی تبلیغ یا جہاد بلکہ میں کہتا ہوں۔ کہ نماز بھی بغیر امام کے نہیں ہو سکتی ہے۔ اور کسی فرقہ اسلامیہ میں کوئی ایسا امام موجود نہیں ہے۔ جو جہاد تبلیغ کے لئے اپنی جماعت کو میدان عمل میں لے آیا ہو۔ انفرادی حیثیت سے یا خاص اشخاص کے گروہ سے جس کا کوئی مسلمہ و مقررہ امام موجود نہ ہو۔ (کہ بغیر امام کے وجود کے گروہ اشخاص جماعت کی تعریف میں داخل نہیں کیا جا سکتا ہے) تبلیغ کا کام کسی جماعت کا یا فرقہ کا کام نہیں کہا جا سکتا ہے۔ اور وہ بھی مستقل طور پر نہیں بلکہ کبھی کبھی۔ اس لئے اس قسم کی متفرق و منتشر انفرادی تبلیغ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اتباع میں داخل نہیں ہے۔ اور ایسے اشخاص کسی طرح ما انا علیہ واصحابی کی فارق و مابہ الامتیاز حیثیت کے حامل نہیں سمجھے جا سکتے ہیں۔

یہ وہ نکتہ ہے جو اللہ تعالےٰ کے احسان و کرم سے مجھے بعض علماء سے گفتگو کرتے وقت سوجھا تھا۔ ایک صوفی عالم نے اس نکتہ کے سننے کے بعد کچھ دیر تک ساکت و صامت رہ کر مراقبہ سے سر اٹھا کر فرمایا تھا کہ ہاں اس کا یہ بھی مطلب ہے۔ کہ جس طرح خالصاً للہ بے نفسی سے اور ریا سے الگ ہو کر حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابہ اعمال بجالاتے تھے۔ ویسا ہی عمل جس فرقہ کا ہوگا۔ وہی ناجی ہے۔ میں نہیں جانتا کہ کوئی فرقہ بھی بحیثیت فرقہ کے خلوص للہیت کے دعا کے بغیر اعمال کا دعویدار ہو۔ ہر فرقہ اپنے اعمال کو خالصاً للہ ہی سمجھتا۔ اور ظاہر کرتا ہے پس جو نکتہ میں نے بیان کیا ہے۔ وہ ہر طرح

عیسائی صاحبان سے چند سوالات

(۱) متی $\frac{1}{22}$ میں لکھا ہے "دیکھو ایک کنواری حاملہ ہوگی اور بیٹا جنے گی۔ اور اس کا نام عمانوایل رکھیں گے" یہ پیشگوئی حضرت مسیح پر کیسے صادق آئی۔ اور کب ان کا نام عمانوایل رکھا گیا؟ اکیسویں آیت میں لکھا ہے کہ خداوند کا فرشتہ خواب میں یوسف کے پاس آیا۔ اور کہا "تو اس کا نام یسوع رکھنا" پیشگوئی کہتی ہے کہ اس کا نام عمانوایل رکھنا لیکن فرشتہ کہتا ہے۔ کہ اس کا نام یسوع رکھنا دونوں میں سے کونسی بات درست سمجھی جائے۔"

(۲) متی $\frac{2}{6}$ میں لکھا ہے۔ "اے بیت لحم یہودا کے علاقے تو یہودا کے حاکموں میں ہرگز سب سے چھوٹا نہیں۔ کیونکہ تجھ میں سے ایک سردار نکلے گا" جہاں حضرت مسیح اس علاقہ میں پیدا ہوئے۔ وہاں یسیع کا بیٹا داؤد بھی اسی علاقہ میں پیدا ہوا۔ جو ایک بڑا سردار تھا۔ پھر کیا وجہ ہے کہ یہ پیشگوئی مسیح کے حق میں سمجھی جائے۔ اور داؤد کو اس کا مصداق نہ مانا جائے۔ اگر کہو کہ ساتھ لکھا ہے۔ "وہ میری امت اسرائیل کی گلہ بانی کریگا" تو پھر اس حکم کا کیا مطلب ہے جو لوقا $\frac{16}{19}$ میں ہے کہ "تم دنیا میں جا کر ساری خلق کے سامنے انجیل کی منادی کرو"۔ کیا روئے زمین کی کل مخلوق اسرائیلی ہے؟

(۳) متی $\frac{2}{15}$ میں لکھا ہے "جو خداوند نے نبی کی معرفت کہا تھا وہ پورا ہو کہ مصر میں سے میں نے اپنے بیٹے کو بلایا" یہ پیشگوئی حضرت مسیح پر کس طرح صادق آتی ہے؟ کیونکہ امر واقع یہ ہے کہ جب حضرت مسیح مصر سے آئے۔ اس وقت وہ چھوٹے بچے تھے۔ اور ابنیت کا خطاب انہیں ابھی تک نہیں ملا تھا۔ کیونکہ یہ خطاب انہیں اس وقت ملا۔ جبکہ انہوں نے یوحنا سے بپتسمہ لیا۔ ملاحظہ ہو متی $\frac{2}{17}$۔ پس یہ پیشگوئی حضرت مسیح پر کس طرح پوری ہوئی؟

(۴) متی $\frac{27}{9}$ میں لکھا ہے "اس وقت وہ پورا ہوا جو یرمیاہ نبی کی معرفت کہا گیا تھا۔ کہ جس کی قیمت ٹھہرائی گئی تھی انہوں نے اس کی قیمت کے وہ تیس روپے لے لئے" یہ پیشگوئی یرمیاہ نبی کی کتاب کے کونسے باب اور کونسی آیت میں ہے؟ پھر قیمت لینے والا تو یہودا اسکریوطی حضرت مسیح کا ایک حواری تھا۔ بنی اسرائیل نے کب حضرت مسیح کی قیمت کی۔ یہ پیشگوئی کیونکر پوری ہوئی۔

(۵) متی $\frac{13}{35}$ میں لکھا ہے "تاکہ جو نبی کی معرفت کہا گیا تھا۔ وہ پورا ہو کہ میں تمثیلوں میں اپنا مونہہ کھولونگا۔ میں ان باتوں کو ظاہر کرونگا۔ جو ابتدائے عالم سے پوشیدہ رہی ہیں" اس وقت کے تمام علماء تمثیلوں میں باتیں کیا کرتے تھے۔ حضرت مسیح کی اس میں کیا

Digitized By Khilafat Library Rabwah

دمشقی حدیث

حیاتِ مسیح کے عقیدہ میں پیشکردہ روایات کی حقیقت

(۲)

از کلمۂ منارۂ شرقی عجب مدار
چوں خود بہ مشرق است تجلیٔ نیرم

اب یہ دیکھنا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے روایت و درایت سے قطع نظر کرتے ہوئے دمشقی منارہ کی جو لطیف تشریح فرمائی ہے۔ اُس کا ہماری بحث سے کہاں تک تعلق ہے۔ یاد رکھنا چاہئے کہ نبی کے آنے سے قبل لوگ اُس سے متعلقہ پیشگوئی کو عموماً غلط طور سے سمجھا کرتے ہیں۔ حضورؑ کی آمد سے قبل عام لوگوں کا یہی خیال تھا کہ مسیح موعود دمشق کے منارہ پر اترے گا۔ حالانکہ جس پیشگوئی سے وہ یہ استدلال کرتے تھے۔ اس میں یہ ذکر تک نہیں کہ وہ دمشق کے منارہ پر اترے گا۔ بلکہ اُس میں تو "عند المنارۃ البیضاء شرقی دمشق" کے الفاظ ہیں یعنی دمشق سے مشرقی سمت ایک سفید منارہ سے اس کا تعلق ہوگا۔ نہ یہ کہ دمشق میں ہی آئیگا۔

جس طرح یہ عقیدہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ۳۳ سال کی عمر میں آسمان پر چلے گئے مسلمانوں نے اسرائیلی روایات سے اخذ کیا۔ (تفسیر فتح البیان جلد ۲ صفحہ ۴۹) اُسی طرح دمشق میں مسیحؑ کے نزول کا خیال بھی سراسر اسرائیلیات کی پیروی ہے۔ دیکھئے عیسائیت میں تثلیث پرستی کا بانی "پولوس" تھا۔ لکھا ہے۔ کہ

"اس نے مسیح کی موت کو بجائے ایک عقدۂ لاینحل سمجھنے کے جیسے دوسرے رسولوں نے ابتدا میں سمجھا تھا نجات دہندہ کی رحم دلی اور ترس کا اظہار ثابت کیا اور یہ دکھلا دیا کہ اس کی دنیا میں آنے کی اصل غرض کیا تھی۔ اُس نے لوگوں کی توجہ کو مسیح کی موت پر جما دیا اور مسیحیت کے مسئلے کی جگہ زیادہ تر صلیب کو اپنی تعلیم کا مرکز قرار دیا۔" (تاریخ مذہب صفحہ ۹۰ پنجاب ریلیجس سوسائٹی ۱۹۰۹ء) یاد رہے کہ یہ شخص دمشق ہی میں رہ کر اس مشرکانہ تعلیم کو ہوا دیتا رہا۔ انجیل میں لکھا ہے۔ "اور وہ (پولوس) کئی دن شاگردوں کے ساتھ رہا جو دمشق میں تھے۔ اور فوراً عبادت خانوں میں یسوع مسیح کی منادی کرنے لگا کہ وہ خدا کا بیٹا ہے۔" (اعمال $\frac{9}{20-21}$)

عیسائیوں کا خیال تھا کہ مسیح کا نزول دمشق میں ہوگا۔ ملاحظہ ہو۔ پادری اکبر مسیح لکھتا ہے۔

"کلیسیا کی تاریخ میں بھی اس شہر (دمشق) کی شہرت ایک عظیم الشان واقعہ کی بدولت قائم ہوگئی ہے۔ اور وہ بھی خداوند مسیح کے ظہور کے ساتھ آپکا ایک جلالی نزول ہوکر سس پر جو بعد میں مقدس پولوس ہوئے اسی شہر میں ہو چکا ہے۔ پس کوئی امر مانع نہیں کہ کیوں آپ دوبارہ پھر اسی شہر میں نازل نہ ہوں۔"

(رسالہ منارۃ البیضاء صفحہ ۹)

عیسائیوں سے یہ خیال مسلمانوں میں آیا۔

"ہمارے مسلمان بھائیوں نے حدیث شریف کی بنا پر نزول مسیح کے لئے منارۃ البیضاء دمشق کو تجویز کر رکھا ہے۔ اور ہمکو کوئی امر ان کے اس خیال کی مخالفت کرنے پر برانگیختہ نہیں کرتا بلکہ میں نے جو اس مسئلہ پر غور کیا تو مجھ کو یقین ہوا کہ یہ خیال عیسائیوں کے اندر سے پیدا ہوا ہوگا۔"

(رسالہ منارۃ البیضاء صفحہ ۹)

پھر جب ہم جامع مسجد دمشق کی تاریخ اور اُس کے جھگڑوں پر غور کرتے ہیں۔ جو پہلے یوحنا اصطباغی کا گرجا تھا تو ہمیں اس خیال کی صحت پر یقین ہو جاتا ہے۔ کیونکہ جب مسلمانوں نے ان کے گرجے کی بجائے وہاں مسجد تعمیر کی۔ تو عیسائیوں نے عجیب عجیب قسم کی روایات مشہور کر دیں۔ ملاحظہ ہو بلاذری کی مشہور تاریخ فتوح البلدان صفحہ ۱۳۱ و ۱۳۲ اور (سفرنامہ بلاد اسلامیہ صفحہ ۱۹ الخ)

احادیث میں نزول مسیح کے بارہ میں مختلف روایات ہیں

(۱) ینزل عیسیٰ بن مریم علیٰ دمشق او افیق (کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۲۶۸)

(۲) ان عیسیٰ علیہ السلام ینزل باردن (مرقاۃ المفاتیح جلد ۵ صفحہ ۱۹۷ و ابن ماجہ جلد ۲ صفحہ ۲۶۵ حاشیہ)

(۳) انہ علیہ السلام ینزل بعسکر المسلمین (مرقاۃ المفاتیح و مشکوٰۃ کتاب الفتن صفحہ ۴۶۶)

(۴) ان عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ینزل ببیت المقدس (مرقاۃ جلد ۵ صفحہ ۱۹۷ و ابن ماجہ جلد ۲ صفحہ ۲۶۷)

(۵) سینزل عیسیٰ بن مریم عند المنارۃ البیضاء شرقی دمشق (کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۲۰۲ مسلم۔ ترمذی وغیرہ)

مذکورہ بالا بحث میں ہم نے ثابت کر دیا ہے کہ خاص دمشق میں نزول کا خیال عیسائیوں کا پیدا کردہ ہے۔ کیونکہ حدیث میں دمشق کی مشرقی سمت کی طرف اشارہ ہے۔ اب یہ معلوم کرنا چاہئے کہ محدثین نے ان مختلف روایات سے کیا نتیجہ اخذ کیا ہے۔ محدث ملا علی قاریؒ لکھتے ہیں۔

وان لم یکن فی بیت المقدس الآن منارۃ فلا بد ان تحدث قبل نزولہ واللہ تعالیٰ اعلم (مرقاۃ جلد ۵ صفحہ ۱۹۷)

یعنی بیت المقدس میں ایسا کوئی منارہ نہیں تھا۔ اور نہ ہی پیشگوئی کے وقت دمشق میں کوئی منارہ تھا۔ ہاں وہاں ایک منارہ بعد میں بنایا گیا جس کا ذکر ابن کثیر کی زبانی ابن ماجہ جلد ۲ صفحہ ۲۶۵ کے حاشیہ پر درج ہے۔ اب دیکھئے امام جلال الدین سیوطیؒ کی رائے یہ ہے کہ:۔ حدیث نزول عیسیٰ بیت المقدس عند المصنف وھو ارجح ولا ینافیہ سائر الروایات لان بیت المقدس وھو شرقی دمشق۔ (حاشیہ ابن ماجہ جلد ۲ صفحہ ۲۶۵)

یعنی بیت المقدس والی روایت سب سے راجح ہے۔ کیونکہ بیت المقدس دمشق کے مشرق میں ہے۔ ملا علی قاریؒ بھی اس رائے سے اتفاق کرتے ہیں۔ ملاحظہ ہو۔ لکھتے ہیں

قلت حدیث نزولہ ببیت المقدس عند ابن ماجہ وھو عندی ارجح ولا ینافی سائر الروایات لان بیت المقدس شرقی دمشق۔

(مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۵ صفحہ ۱۹۵)

محدثین کی اس بحث نے ثابت کر دیا کہ مقام نزول دمشق نہیں بلکہ بیت المقدس (یروشلم) ہے۔ جو دمشق کے مشرق کی طرف واقع ہے لیکن خدا کی عجیب حکمت ہے۔ کہ بیت المقدس دمشق کے مشرق کی طرف نہیں بلکہ بالکل مخالف سمت جنوب مغرب میں ہے۔ لیکن آنے والے مسیح موعود کو چونکہ ایک نئے یروشلم (بیت المقدس) سے خاص تعلق ہے۔ اس لئے مقام نزول وہی ہوگا جو ہو بھی دمشق کے مشرق میں اور ہو بھی ایک نیا یروشلم کیونکہ یوحنا نے مکاشفہ میں لکھا ہے کہ:۔

"پھر میں نے ایک نئے آسمان اور نئی زمین کو دیکھا کیونکہ پہلا آسمان اور پہلی زمین جاتی رہی تھی۔ اور سمندر بھی نہ رہا۔ پھر میں نے شہر مقدس نئے یروشلم کو آسمان پر سے خدا کے پاس سے اترتے دیکھا۔"

(مکاشفہ ۲۱ – ۱ و ۲)

پھر لکھا ہے۔ "جیسے بجلی پورب سے کوند کر پچھم تک دکھائی دیتی ہے۔ ویسے ہی ابن آدم کا ظہور ہوگا۔" (متی $\frac{24}{27}$)

حدیث میں بھی دمشق کی مشرقی سمت کے الفاظ ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مسیح کا جائے نزول دمشق نہیں بلکہ وہ نیا یروشلم (بیت المقدس) ہے جو دمشق کے مشرق میں واقع ہے۔ کیونکہ مسیح موعود کو مشرق کے ساتھ ایک خاص تعلق ہے۔ اسی لئے حضور علیہ السلام نے فرمایا ؎

از کلمۂ منارۂ شرقی عجب مدار
چوں خود بہ مشرق است تجلیٔ نیرم

اس شعر کی تشریح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپنی ہی تحریر سے پیش کی جاتی ہے۔ فرمایا:۔ "دمشق کا ذکر اس حدیث میں جو مسلم نے بیان کی ہے۔ اس غرض سے ہے کہ تین خدا بنانے کی تخم ریزی اول دمشق سے شروع ہوئی ہے۔ اور مسیح موعود کا نزول اس غرض سے ہے کہ تا تین کے خیالات کو محو کر کے پھر ایک خدا کا جلال دنیا میں قائم کرے پس اس ایما کے لئے بیان کیا گیا ہے۔ کہ مسیح کا منارہ جس کے قریب اس کا نزول ہوگا۔ دمشق سے مشرقی طرف ہے ...... کیا ہی منحوس وہ دن تھا جب پولوس یہودی ایک خواب کا منصوبہ بنا کر دمشق میں داخل ہوا۔ اور بعض سادہ لوح عیسائیوں کے پاس یہ ظاہر کیا کہ خداوند مسیح مجھے دکھائی دیا۔ اور اس تعلیم کے شائع کرنے کے لئے ارشاد فرمایا کہ گویا وہ بھی ایک خدا ہے بس وہی خواب تثلیث کے مذہب کی تخم ریزی تھی۔ غرض یہ شرک عظیم کا کھیت اول دمشق میں ہی رکھا گیا۔

اس لئے خدا نے اس زمانہ کے ذکر کے وقت کہ جب غیرت خداوندی اس باطل تعلیم کو نابود کریگی۔ پھر دمشق کا ذکر فرمایا۔ اور کہا کہ مسیحؑ کا منارہ یعنی اس کے نور کے ظاہر ہونے کی جگہ دمشق کی مشرقی طرف ہے۔ اس عبارت سے یہ مطلب نہیں تھا۔ کہ وہ منارہ دمشق کی ایک جز ہے اور دمشق میں واقع ہے۔ جیسا کہ بدقسمتی سے سمجھا گیا۔ بلکہ مطلب یہ تھا۔ کہ مسیح موعودؑ کا نور آفتاب کی طرح دمشق کی مشرقی جانب سے طلوع کر کے مغربی تاریکی کو دور کریگا۔ اور یہ ایک لطیف اشارہ تھا۔ کیونکہ مسیحؑ کے منارہ کو جس کے قریب اس کا نزول ہوگا۔ دمشق کے مشرقی طرف قرار دیا گیا ہے۔ اور دمشقی تثلیث کو اس کے مغربی طرف رکھا۔ اور اس طرح پر آنے والے زمانہ کی نسبت یہ پیشگوئی کی۔ کہ جب مسیح موعودؑ آئیگا۔ تو آفتاب کی طرح جو مشرق سے نکلتا ہے۔ ظہور فرمائے گا۔ اور اس کے مقابل پر تثلیث کا چراغ مردہ جو مغرب کی طرف واقع ہے۔ دن بدن پژمردہ ہوتا جائیگا۔ کیونکہ مشرق سے نکلنا خدا کی کتابوں میں اقبال کی نشانی قرار دی گئی ہے۔ اور مغرب کی طرف جانا ادبار کی نشانی۔ اور اسی نشانی کی طرف ایما کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے قادیان کو جو مسیح موعودؑ کا نزول گاہ ہے۔ دمشق سے مشرق کی طرف آباد کیا۔ اور دمشق کو اس سے مغرب کی طرف رکھا۔" (اشتہار چندہ منارۃ المسیح صفحہ د)

اب بھی اگر کوئی شخص یہ کہے۔ کہ مسیح موعودؑ کا مقام نزول دمشق ہی ہونا چاہیئے۔ اور چونکہ حضرت مرزا صاحبؑ دمشق میں دو فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے آسمان سے نازل نہیں ہوئے۔ اس لئے تاویلیں کرتے ہیں۔ تو اس کو حضور کا یہ قول یاد رکھنا چاہیئے۔

"اب یہ لوگ جو ایسے مسیح کے منتظر ہیں۔ جو آسمان سے فرشتوں کے ساتھ اترتا نظر آئیگا۔ یہ کسقدر خلاف سنت اللہ ہے۔ سید الرسل تو آسمان پر چڑھتا یا اترتا نظر نہ آیا۔ تو کیا مسیح اترتا نظر آجائے گا۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ کیا ابوبکر صدیقؓ نے سید المرسلین محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو مع فرشتوں کے معراج کی رات میں آسمان پر چڑھتے یا اترتے دیکھا؟ یا عمر فاروقؓ نے اس مشاہدہ کا فخر حاصل کیا؟ یا علی مرتضیٰؓ نے اس نظارہ سے کیا کچھ حصہ لیا؟ پھر تم کون اور تمہاری حیثیت کیا۔ کہ مسیح موعود کو آسمان سے مع فرشتوں کے اترتے دیکھوگے۔ خود قرآن ایسی رویت کا مکذب ہے۔" (اشتہار متعلقہ پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی)

متذکرۃ الصدر مضمون میں میں نے تین امور سے بحث کی ہے۔

اوّل یہ کہ یہ حدیث اصولِ روایت کے اعتبار سے ساقط الاعتبار ہے۔

دوئم یہ کہ اصول درایت کے لحاظ سے یعنی عادی اصول۔ قواعد سیاست اور انسانی سوسائٹی کے اقتضا کے خلاف ہے۔

سوئم۔ یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام روایت و درایت سے قطع نظر اس حدیث کی جو لطیف تشریح بیان فرماتے ہیں۔ محدثین کی تصریحات اور حدیث کے الفاظ کی روشنی میں وہی صحیح ہے۔ اور دمشق میں نزول مسیح کا خیال سراسر اسرائیلیات سے اخذ شدہ ہے۔

چونکہ مخالفین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تشریحات کو قبول نہیں کرتے۔ اور اس بات پر مصر ہیں۔ کہ حدیث میں واقعات جس طرح مندرج ہیں۔ اسی طرح ظہور پذیر ہونے لازمی ہیں۔ اس لئے ہم ان سے پوچھتے ہیں۔ بتاؤ تمہارے پاس اس حدیث کے صحیح ہونے کی کیا دلیل ہے۔؟ اور تم کونسی وجوہ کے پیش نظر دمشق کے متعلق ادھار کھائے بیٹھے ہو؟ کیونکہ اول تو حدیث میں مقام نزول دمشق ہے ہی نہیں۔ بلکہ دمشق کی مشرقی سمت ہے۔ دوم اگر یہ کہو۔ کہ مقام نزول بیت المقدس ہے۔ تو وہ دمشق کے مشرق میں نہیں۔ بلکہ عین جنوب مغرب میں ہے۔ سوئم اصول روایت کے لحاظ سے حدیث کمزور ہے۔ چہارم درایت کے قوانین بھی اسے دور سے دھکے دے رہے ہیں۔ اور پنجم یہ کہ قرآن حکیم بھی ایسی روایت کا مکذب ہے۔ پھر تمہارے پاس اپنے دمشقی عقیدہ کو ثابت کرنے کے لئے ہے کیا چیز؟

لیجئے اب میں غیر احمدیوں کے مسلمات سے ثابت کرتا ہوں۔ کہ اس حدیث کو ظاہر پر حمل کرنا درست نہیں ہے۔ جناب مولوی وحید الزمان صاحب اپنی مشہور کتاب میں اس حدیث کو نقل کرتے ہوئے جہاں دجال کی اس صفت کا ذکر ہے۔ کہ فیامر السماء ان تمطر فتمطر۔ یعنی جب وہ آسمان کو حکم دے گا۔ کہ بارش برسا۔ تو وہ بارش برسائے گا۔ اس کی تشریح میں مولوی صاحب لکھتے ہیں۔

"ہمارے زمانہ میں شہر نیویارک واقع امریکہ میں مصنوعی بارش کی ایک تدبیر نکالی گئی ہے۔ اور لوگ کہتے ہیں۔ کہ بعض مقاموں میں اس میں کامیابی ہوئی۔ کسی قدر پانی برسا۔ اور لوگوں کی حاجت میں صرف ہوا۔ شہر حیدرآباد میں بھی اگلے سال جب بارش کی قلت تھی۔ تو یہ سامان مصنوعی بارش کے لئے امریکہ سے منگوایا گیا۔ .... اس وقت مجھے دجال کی حدیث یاد آئی۔" (رفع الحجاجہ عن سنن ابن ماجہ جلد ۲ صفحہ ۲۹۰)

مندرجہ حوالہ سے دو اہم باتیں ثابت ہوئیں ایک یہ کہ حدیث قابل تشریح ہے۔ جس طرح دجال کے بارش برسانے کی تاویل کی گئی ہے۔ اسی طرح دیگر امور بھی تاویل طلب ہیں۔ اور دوسری یہ کہ دجال کسی فرد واحد کا نام نہیں۔ بلکہ ایک قوم ہے۔

پس ہمارے مطالبات یہ ہیں۔ کہ

(۱) پہلے اس دمشقی حدیث کو اصول روایت و اصول درایت کے لحاظ سے صحیح ثابت کرو۔

(۲) دیگر احادیث کی روشنی میں اسکی صحیح تطبیق دو۔ اور بتاؤ کہ وہ مقام کونسا ہے۔ جو دمشق سے مشرقی سمت واقع ہو۔ اور ہو بھی نیا پروشلم

(۳) جب ان دو باتوں کو ثابت نہیں کر سکتے۔ اور یقیناً نہیں کر سکتے۔ تو پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی لطیف اور صحیح تشریحات کو قبول کرو۔ وما علینا الا البلاغ

(قمر اجالوی گنج مغل پورہ لاہور)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مجالس انصار اللہ کے لئے ضروری نصیحت

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کے مطابق انصار اللہ کی مجالس اس لئے قائم کی گئی ہیں۔ کہ سستی اور غفلت ترک کر کے پوری مستعدی سے دینی خدمات سرانجام دی جائیں۔ مگر بعض عہدیداران کو اس کا احساس نہیں۔ اور معاینہ کے وقت جب ان کو کسی امر کی طرف توجہ دلائی جائے۔ تو وہ کہہ دیتے ہیں۔ کہ ہم نے تو کوشش کی تھی۔ مگر لوگ مانتے نہیں۔ اور اس لئے کامیابی نہیں ہوئی۔ ایسے عہدیداران کو سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ درحقیقت انہوں نے صحیح رنگ میں کوشش نہیں کی۔ ورنہ ضرور کامیابی ہوتی۔ خدا کی صفت رحیمیت کے یہ معنے ہیں۔ کہ خدا سچی محنت اور کوشش کو کبھی ضائع نہیں کرتا۔ پس یہ کیونکر درست تسلیم کیا جا سکتا ہے۔ کہ ہم لوگ سچی محنت اور کوشش کریں۔ مگر خدا تعالیٰ اس کا کوئی نتیجہ پیدا نہ ہونے دے۔ اس نے تو قرآن پاک میں خود فرما دیا ہے۔ کہ وہ سچی محنت کو کبھی ضائع نہیں کرتا۔ پس جن لوگوں کے دلوں میں یہ وسوسہ ہو۔ انہیں نکال دینا چاہیئے۔ اور سچی محنت اس حد تک کرنی چاہیئے۔ کہ اس کا نتیجہ بھی نکلے۔ مگر ہم معمولی سی کوشش کا نام بڑی محنت اور کوشش رکھ لیتے ہیں۔ اور خیال کر لیتے ہیں۔ کہ بس اتنی کوشش سے کامیابی ہونی چاہیئے۔ حالانکہ بہت کوشش کی ضرورت ہوتی ہے۔ سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ۲ر جولائی کے الفضل میں جو ملفوظات چھپے ہیں۔ ان میں اسی امر پر زور دیا گیا ہے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"ایک غلط خیال ہم لوگوں میں پیدا ہو گیا ہے۔ کہ جب ہم نے محنت کر دی۔ تو ہمارا فرض ادا ہو گیا۔ یہ درست ہے کہ انسان پر اسکی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالا جاتا۔ لیکن یہ بھی درست ہے۔ کہ اس صداقت پر ایک حصہ کی انسانی نفس بنیاد رکھتا ہے۔ یعنی وہ صحیح محنت سے کام نہیں لیتا۔ اور اپنے دل کو تسلی دے لیتا ہے۔ کہ میں نے کام کر دیا۔ نتیجہ میرے اختیار میں نہیں ہے۔ حالانکہ کام تو فضول چیز ہے۔ وہ کام قابل قبول ہوتا ہے جس کا نتیجہ نکلے۔ اور یہ ممکن نہیں۔ کہ انسان محنت کرے اور صحیح محنت کرے۔ اور اللہ تعالیٰ اسے اچھے انجام سے محروم کر دے پس انسان کو اپنی ذمہ داری کام تک محدود نہیں سمجھنی چاہیئے۔ بلکہ بار آور اور نتیجہ خیز کام کرنا اس کا مقصود ہونا چاہیئے۔ اور اس کے بغیر اسے کسی صورت میں تسلی نہیں کرنی چاہیئے۔"

چاہیئے۔ کہ تمام مجالس انصار اللہ کے عہدیداران اس ضروری نصیحت کے مطابق عمل کریں۔ (نائب قائد تعلیم و تربیت انصار اللہ مرکزیہ)

احمدی فوجی افسروں اور ان کے والدین کیلئے ایک ضروری اعلان

جو احمدی نوجوان موجودہ جنگ کے دوران میں فوج میں مندرجہ ذیل عہدوں میں سے کسی پر فائز ہوں وہ اپنا مکمل پتہ اور جائے رہائش جہاں ان کے والدین رہتے ہیں تحریر کرکے جلد نظارت ہذا میں ارسال کردیں اگر یہ اعلان نوجوان افسروں کے دوستوں یا رشتہ داروں کی نظر سے گزرے تو وہ مطلوبہ اطلاع بھجوائیں:

۱۔ لفٹیننٹ کرنل	۴ لفٹیننٹ	۷ لفٹیننٹ ڈاکٹر	۱۰ کیڈٹ آفیسر
۲۔ میجر	۵ سیکنڈ لفٹیننٹ	۸ سب لفٹیننٹ	۱۱ K.C.O.
۳۔ کیپٹن	۶ فلائٹ لفٹیننٹ	۹ پائلٹ آفیسر	۱۲ کیپٹن ڈاکٹر

(---- امور خارجہ سلسلہ احمدیہ قادیان ----)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مقامی کارکنان کی خاص توجہ کیلئے ضروری اعلان

مقامی کارکنان جماعت ہائے احمدیہ مطلع فرما کر ممنون فرمائیں کہ ان کی جماعت سے کس قدر احمدی نوجوان احمدیہ کمپنی یا کسی اور کمپنی میں بھرتی ہو گئے ہیں۔ اور ان کی فہرستیں مندرجہ ذیل نمونہ سے بنا کر جلد ارسال کریں۔ کیونکہ ان کا ریکارڈ رکھنا نہایت ضروری ہے

ضلع جالندھر۔ ملتان۔ انبالہ۔ ڈیرہ غازی خان۔ لدھیانہ۔ ہوشیارپور۔ اور ضلع فیروزپور کی بہت سی جماعتوں نے ابھی تک اس اہم کام کی طرف توجہ نہیں دی۔ میں ان جماعتوں کے کارکنان سے درخواست کرتا ہوں کہ بھرتی شدہ احباب کی فہرستیں جلد ارسال کریں۔

جن جماعتوں نے بھرتی شدہ احباب کی فہرستیں بھیجنے میں نظارت ہذا سے تعاون کیا ہے نظارت انکا شکریہ ادا کرتی ہے

نمبر شمار	نام فوجی	ولدیت	سکونت	عہدہ	موجودہ پتہ

(---- ناظر امور عامہ سلسلہ احمدیہ قادیان ----)

خدام الاحمدیہ ـــــ تحریک جدید کی فوج

سادہ زندگی

تحریک جدید کے مطالبات آج سے دس سال قبل سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جماعت کے سامنے رکھے ان مطالبات پر صحیح طور پر عمل درآمد ضروری ہے کہ وہ مطالبات اور ان کی تفاصیل احباب کے سامنے بار بار لائی جائیں سادہ زندگی کے مطالبہ کے ضمن میں بہ سلسلہ گزشتہ مزید تفاصیل عرض ہیں۔

دودھ۔ پینے کی چیز ہے کھانے کی نہیں۔ طبی ضرورت صحت کے لئے ڈاکٹر اگر پانچ کھانے بھی بتائے تو کھانے ضروری ہیں۔ دہی بعض لوگ بعض دفعہ دہی کا استعمال کرتے ہیں۔ انہیں اجازت ہے لیکن کیوں نہ ایسا کیا جائے کہ بجائے سالن کے ساتھ علیحدہ دہی کھانے کے اسکی لسی بنا کر پی لیا جائے۔ اس سے چسکا پورا نہ کرنے کا سوال بھی پیدا نہ ہوگا۔ اور عادت بھی پوری ہو جائے گی۔ دیہاتی تمدن :۔ اگر روٹی کھاتے وقت دہی یا اچار (سالن کے ساتھ) گڑ یا مولی کھا لیں تو کوئی حرج نہیں۔ یہ ان کا جائز حق ہے۔ یہ ان کی صحت کو برقرار رکھنے کا موجب ہوگا اور دوسرا سالن نہیں کہلا سکے گا۔ خاکسار ملک عطاء الرحمن مہتمم خدام الاحمدیہ مرکزیہ

یتامٰے اور مساکین کی امداد کرنیوالے احباب

قادیان میں یتیموں، مسکینوں، غریبوں اور نادار بیوگان کی پرورش و تعلیم کے لئے دارالشیوخ کے نام سے جو ادارہ قائم ہے ماہ جون کے پہلے ہفتہ میں جن دوستوں نے اس ادارہ کی امداد فرمائی۔ ان کے اسماء گرامی معہ شکریہ درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے اور انکی ضروریات کا کفیل ہو۔ آمین (۱) حبیب احمد صاحب کاتب دارالرحمت عمر، (۲) مرزا محمد یحییٰ صاحب دارالبرکات سے، (۳) مولوی عنایت اللہ صاحب تاجر کتب ایک بکرا، (۴) میاں فتح علی صاحب میانوالی ضلع گجرات عنہ، (۵) خواجہ معین الدین صاحب قادیان گوشت ۱ سیر (۶) جنابہ بھیجو صاحبہ حرم اکمل محمد صاحب۔ گوشت پانچ سیر۔ کھال ایک عدد (۷) چوہدری عبدالمجید صاحب تحفہ گھر ہمراہ بیگم صاحبہ سید ارشد علی صاحب عنہ، (۹) سیٹھ محمد اعظم صاحب حیدرآباد دکن ... (۱۰) چوہدری خوشی محمد صاحب بی اے ہیڈ ماسٹر عہ (برائے گوشت) ملتان للعہ، (۱۱) چوہدری نذیر احمد صاحب نیروبی افریقہ ۱۱ر (۱۲) حکیم خلیل احمد صاحب مونگھیر برائے مٹھائی عہ، (۱۳) ضیاء الدین صاحب دارالعلوم۔ ایک بکرا۔ (۱۴) خان صاحب برکت علی خان صاحب عم، (۱۵) ملک عبد الرحمن خان صاحب دارالبرکات گوشت ۱۲ سیر (عبد المنان عمر سیکرٹری دارالشیوخ)

وصیتیں

نوٹ: وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دیں۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۸۵۳۲ منکہ امۃ الرشید بنت بابو محمد امین صاحب مرحوم قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان دارالفضل بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ ۴۵/۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میری والدہ محترمہ کی طرف سے مبلغ ۵/ روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی اور جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ الامۃ :۔ امۃ الرشید بنت بابو محمد امین صاحب مرحوم ریٹائرڈ ریلوے دفتر لاہور گواہ شد:۔ محمد شریف ابن محمد امین صاحب گواہ شد عطاء اللہ اکونٹس کلرک تعلیم و تربیت۔

نمبر ۸۳۷۱ منکہ میاں نیک محمد صاحب ولد میاں محمد جیون صاحب قوم اعوان پیشہ تجارت عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت سنہ ۱۹۲۰ء ساکن گلانوالی ڈاکخانہ بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹ ۴۵/۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں اس وقت تجارت کا معمولی کام کرتا ہوں۔ جس کی ماہوار اوسط ۲۵/ روپے تک ہے۔ اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہوں گا۔ علاوہ تجارت کے میرا ایک مکان خام ہے۔ جس کی تہ زمین کا میں مالک نہیں ہوں صرف اس پر جو ملبہ ہے اس کی قیمت ۱۰۰/ روپیہ ہوگی اور یکصد روپیہ نقد میرے پاس ہے۔ میں اس جائیداد کے دسویں حصہ کی وصیت کرتا ہوں میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ حصہ جائیداد میں سے دس روپے اس وقت ادا کر دیئے ہیں۔ العبد :۔ نیک محمد موصی نشان انگوٹھا گواہ شد محمد اسمٰعیل پسر موصی۔ گواہ شد۔ قاضی محمد عبد اللہ سیکرٹری مال

نمبر ۸۵۳۴ منکہ اللہ رکھی زوجہ چوہدری منشی خان صاحب قوم ارائیں پیشہ زمیندارہ عمر ۳۵ سال پیدائشی احمدی ساکن کھیٹیاں ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶ ۴۵/۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میرا حق مہر ۶۰/ روپے ہے بذمہ خاوند۔ نیز ۱۲ مرلہ زمین زرعی میرے حصہ کی جو میرے خاوند کی طرف سے مجھے ملی ہے اس کی بھی میں مالکہ ہوں اس کی قیمت ۱۵۰/ روپے ہے۔ اس کے علاوہ میرے پاس از قسم زیور کوئی نہیں۔ میں اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میری زندگی میں یا مرنے کے بعد اس کے علاوہ کوئی اور جائیداد ثابت ہو گی تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ الامۃ اللہ رکھی موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد منشی خان خاوند موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد سید محمد لطیف انسپکٹر بیت المال۔

نمبر ۸۵۵۹ منکہ قریشی محمد افضل ولد قریشی محمد صدیق صاحب قریشی پیشہ ملازمت عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن بسی پور ڈاکخانہ خاص ریاست پٹیالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰ ۴۵/۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں۔ میری ماہوار آمد ۵۷/۱۲/- ہے میں اپنی آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ کمی بیشی کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں گا۔ تو اسکی اطلاع دیتا رہوں گا اس پر یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر جو ترکہ ثابت ہو تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی العبد۔ قریشی محمد افضل ۲۰۲۳۵۶ الف ۲ بلاٹون۔ ایف کمپنی ۱۰۶ انجنیئر ڈپو لاہور چھاؤنی گواہ شد۔ فیاض محمد خان کرمانی موصی ۲۹۷۹ء۔ گواہ شد۔ سید اعجاز احمد شاہ کارکن تحریک جدید۔

ہومیوپیتھک دوائیاں

ہمارے پاس ہر قسم کی

بائیوکیمک اور ہومیوپیتھک

دوائیاں مل سکتی ہیں۔ امریکہ سے تازہ مال ابھی آیا ہے

پرائس لسٹ مفت

ڈاکٹر مہندرو اینڈ کمپنی

ہومیوپیتھک کیمسٹس

۷ ریلوے روڈ۔ لاہور

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اہلِ اسلام کو بیس ہزار روپیہ انعام اور اس کا جواب

سرورِ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ان اللّٰہ یبعث لھذہ الامۃ علیٰ راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا یعنی یقیناً اللہ اس امت کے لئے ہر صدی کے سر پر ایک مجدد مبعوث فرماتا رہیگا۔ جو دین کی تجدید کا کام سرانجام دے گا۔

اسی اصل کے مطابق ہر صدی کے شروع میں ربانی مجددین کا ظہور ہوتا رہا ہے۔ چنانچہ اس صدی میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب کا ظہور ہوا۔ لاکھوں لوگ جو اس ربانی قانون سے واقف تھے یا واقف ہو گئے انہوں نے بسر وچشم ان کو قبول کیا۔ مگر بہت سارے مسلمانوں نے ان کو اب تک قبول نہیں کیا۔ ان کو یہ چیلنج دیا گیا کہ اگر حضرت مرزا صاحب اس صدی کے صادق ربانی مجدد نہیں ہیں۔ تو ان کے نزدیک جو صادق ربانی مجدد ہو ان کو پبلک میں پیش کرو۔ ہم بیس ہزار روپیہ انعام دینے کو تیار ہیں۔ ہمارا یہ چیلنج چھبیس سال سے بار بار شائع کیا جاتا ہے۔ مگر کسی نے صادق کے مقابلہ میں آنے کی جرأت نہیں کی۔

مگر اب "میزان" یکم جون ۱۹۴۵ء کے اخبار میں ایک صاحب مسمی میر ارشد الدین صاحب نے یہ اشتہار دیا ہے کہ میں اس کا مدعی ہوں اور میری پیدائش ۱۵ رشعبان ۱۳۲۴ھ میں ہوئی اور وہ ۴۰ سال کے بعد یعنی اب ۱۳۶۴ھ میں دعویٰ کرتے ہیں! مگر صادق مدعی کا دعویٰ تو عین صدی کے ابتداء میں ہونا چاہیئے تھا۔ جیسا کہ مخبر صادق سردار انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صاف اعلان فرما دیا کہ اس کا ظہور صدی کی ابتداء میں ہوگا۔ جس طرح اس صدی کے صادق مدعی نے ۶۴ سال پیشتر اپنی مشہور تصنیف براہین احمدیہ کے ذریعہ خدا تعالیٰ سے الہام پا کر دنیا میں اعلان کر دیا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اس صدی کا مجدد مقرر فرمایا ہے۔

اب ناظرین غور فرمائیں کہ جو شخص سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اعلان کے مطابق عین صدی کی ابتداء میں آیا اسکو ہی بہت سے مسلمانوں نے اب تک نہیں مانا تو جو شخص اس کے خلاف یعنی ۶۴ سال کے بعد بے وقت مدعی ہو کون مان سکتا ہے؟ بالآخر ہماری دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ہمارے مسلمان بھائیوں کو حق سمجھنے اور قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار: **عبداللہ الہ دین سکندرآباد**

تعمیر مکانات کے متعلق ضروری امور قابل غور

(۱) احباب اکثر مکان کی تعمیر بغیر تخمینہ لاگت لگائے شروع کر دیتے ہیں جس کا لازمی نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ جو روپیہ مکان کے لئے ان کے زیر نظر ہوتا ہے وہ ختم ہو جاتا ہے اور تکمیل مکان کے لئے زیر بار ہونا پڑتا ہے۔

(۲) اس قباحت سے بچنے کے لئے **رفیق اینڈ کو** نے ماہرین فن تعمیر کا انتظام کیا ہے۔ جو مکان کا نقشہ فن تعمیر کے جدید نظریوں کے پیش نظر تیار کر کے آپ کو تخمینہ لاگت کر دیں گے۔

(۳) مکان صحت افزا ہوادار اور کفایت شعاری کے اصولوں پہ تیار ہوگا۔

(۴) مشورہ مفت ہوگا۔

(۵) نقشہ اور تخمینہ لاگت کے لئے واجبی اجرت لی جاوے گی۔

(۶) جو دوست مکان کمپنی کے زیر نگرانی بنانا چاہیں گے یہ کام واجبی کمیشن پر کیا جائے گا۔

آنکھوں کا اثر عام صحت پر

آنکھوں کی بیماریاں نظر سے تعلق نہیں رکھتیں سردرد کے مریض سستی کا شکار اور اعصابی تکلیفوں کا نشانہ بننے والے لوگ اصل میں آنکھوں کے مریض ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو سرمہ ممیرا خاص استعمال کرنا چاہیئے فی تولہ ۱۰؍ چھ ماشہ ۶؍ تین ماشہ ۱۲؍ ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

زرعی اور سکنی اراضیات قابل فروخت

(۱) ریاست بہاولپور رچک ۶/۵ (ریلوے سٹیشن صحبہ کے نزدیک) نہایت ہی زرخیز اور زیر کاشت مربعہ جات

(۲) نزد احمدیہ مسجد گنج لاہور نہایت باموقع رہائشی مکانات کے لئے ٹکڑہ جات خواہشمند احباب مجھ سے فیصلہ کریں۔

ضیاء الحق خان اسسٹنٹ اسٹیبلشمنٹ آفیسر

۲ نیکلوڈ روڈ — لاہور

وی۔ پی آرہے ہیں —!

احباب وصولی کے لئے تیار رہیں (مینیجر)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

شملہ ۱۱ جولائی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ پرسوں کی ملاقات میں مسٹر جناح نے وائسرائے سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ یا تو لیگ کو مسلمانوں کی واحد نمائندہ تسلیم کیا جائے۔ یا جنرل انتخابات کر کے یہ فیصلہ کر لیا جائے۔ اس کا جواب وائسرائے نے یہ دیا۔ کہ جنرل انتخابات کرنے کا اختیار لیڈروں کی کانفرنس کو دے دیا گیا ہے۔ نئی گورنمنٹ چاہے۔ تو ایسا کر سکے گی۔ اس کے کام میں رکاوٹ نہیں ڈالی جائے گی۔

مدراس ۱۱ جولائی۔ ہندو مہاسبھا کے صدر ڈاکٹر شیام پرشاد مکرجی نے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ کانگرسی لیڈروں کو ویول سکیم منظور کرنے کی بجائے پھر جیلوں میں چلا جانا چاہیئے۔ ایک خطرناک اصول تسلیم کرنے کی بجائے ملک میں سیاسی ڈیڈ لاک بنا رہے تو بدرجہا بہتر ہے۔

شملہ ۱۱ جولائی۔ مولانا آزاد کو یو۔ پی کی طرف سے دعوت ملی ہے۔ کہ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کا اجلاس الہ آباد میں منعقد کیا جائے۔

استنبول ۱۱ جولائی۔ سرخ فوجیں بھاری تعداد میں بلغاریہ اور ٹرکی کی سرحد پر جمع ہو رہی ہیں۔ اور اس طرح روس ٹرکی سے اپنے مطالبات منوانے کے لئے دباؤ ڈال رہا ہے۔ روس نے صاف الفاظ میں کہہ دیا ہے۔ کہ ٹرکی کارا اور اردہان کے مشرقی صوبے اس کے حوالے کر دے۔ ورنہ وہ طاقت سے چھین لیگا۔ اس وقت تک ۱۲ روسی ڈویژن سرحد پر جمع ہو چکے ہیں۔ اس ضمن میں یہ اطلاع مصدقہ ہے۔ کہ بلغاریہ نے ٹرکی اور یونان کی سرحد پر زبردست قلعہ بندیاں شروع کر رکھی ہیں۔ انقرہ بالکل خاموش ہے۔ اغلباً اسے تین بڑوں کی کانفرنس کا انتظار ہے۔ جس میں اسے امریکہ اور برطانیہ کی زبردست حمایت حاصل ہونے کی امید ہے۔

لاہور ۱۱ جولائی۔ پنجاب گورنمنٹ نے اسمبلی کی کانگرس پارٹی کے لیڈر لالہ بھیم سین سچر کے خلاف مقدمہ واپس لے لیا ہے۔ ان کے خلاف یہ مقدمہ امتناعی احکام کی خلاف ورزی میں پنجاب اسمبلی کے اجلاس میں شامل ہونے پر چلایا گیا تھا۔

الہ آباد ۱۱ جولائی۔ تین سال کے بعد مقامی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے یہاں کانگرس کے پبلک جلسوں سے پابندی ہٹا دی ہے۔

لنڈن ۱۱ جولائی۔ جرمنی پر فتح کی خوشی میں روسی حکومت نے تین سال تک کی سزا پانیوالے مجرموں کی رہائی کا حکم دے دیا ہے۔ سوائے قاتلوں اور رجعت پسندوں کے۔

لنڈن ۱۱ جولائی۔ ایک بہت بڑا امریکن بحری بیڑہ بحرالکاہل میں نقل و حرکت کر رہا ہے۔ اس کا مقصد جاپان کی ہوائی اور بحری طاقت کو تباہ کرنا ہے۔

وارد ہا ۱۱ جولائی۔ پروفیسر رنجن کو پھر گرفتار کر لیا گیا ہے۔ ۱۹۴۳ء میں وہ ناگپور جیل سے مفرور ہو گئے تھے۔ اس کے بعد انہوں نے ناگپور یونیورسٹی سے ایم۔ اے کا امتحان فسٹ ڈویژن میں پاس کیا۔ اور راشٹر بھاشا پرچار سمتی میں ملازم ہو گئے تھے۔

ڈبلن ۱۱ جولائی۔ ٹرنٹی کالج کیمبرج کے مسٹر دلیپ سین اور مسٹر سبراٹ رائے چودھری جو ڈبلن سے لنڈن روانہ ہوئے۔ ان ہر دو نے بتایا کہ پریذیڈنٹ ڈی ویلرا نے ان کا استقبال کیا۔ اور ہندوستان کے معاملات میں گہری دلچسپی کا اظہار کیا۔

واشنگٹن ۱۱ جولائی۔ جاپان کے خلاف لڑائی میں امریکہ ایک نئی قسم کا ایک سیٹ والا نہایت طاقتور بمبار ہوائی جہاز استعمال کرنے والا ہے۔ آج تک صرف ایک جاپانی ہوا باز نے اسے دیکھا۔ اسے فوراً ہلاک کر دیا گیا۔ اس ہوائی جہاز میں دو ہزار پونڈ وزنی بم رکھے جا سکتے ہیں۔ اور ایسا انتظام کیا گیا ہے۔ کہ اگر اسکو سمندر میں اترنا پڑے۔ تو کوئی نقصان نہ پہنچے۔ اور یہ ہوائی جہاز طیارہ بردار جہازوں سے اڑ کر لڑاکے اور بمبار ہوائی جہاز کے طور پر کام دے سکے گا۔ اس نئی قسم کے ہوائی جہاز سے جاپان کو کئی مشکلات کا سامنا کرنا پڑیگا۔

ریو ڈی جینرو ۱۱ جولائی۔ ایک برازیلین جہاز میں زبردست دھماکہ ہو جانے سے ۳۱۶ اشخاص ہلاک و زخمی ہو گئے۔ برازیل کے محکمہ بحریہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ دھماکہ کے وقت یہ کروزر جہاز جزیرہ کرستین میں تھا۔

لنڈن ۱۱ جولائی۔ ڈیلی ورکر نے اپنے تازہ ایڈیٹوریل میں لکھا ہے۔ کہ اب جبکہ مسٹر ایمری کا غدار بیٹا واپس برطانیہ لایا جا رہا ہے۔ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ برطانیہ کا عدل و انصاف شخصیتوں کی پروا نہیں کرتا۔ یہ امر دلچسپ ہے۔ کہ مسٹر جان ایمری عین اس وقت آ رہا ہے۔ جب اس کا باپ اور بھائی ٹوری پارٹی کے ٹکٹ پر انتخاب کی مہم ختم کر بیٹھے ہیں۔ اسے محض حسن اتفاق ہی سمجھنا چاہیئے۔

گوام ۱۱ جولائی۔ تازہ اعداد و شمار سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ امریکی اڑن قلعوں نے جاپان خاص پر آگن بموں کے جو پہلے الم حملے کئے۔ ان سے ۳۰ شہر جل کر خاک سیاہ ہو گئے۔ ان حملوں میں کل ۱۳۰ مربع میل رقبہ جل کر تباہ ہوا۔ جس میں ایک کروڑ ہے لاکھ آبادی تھی۔ بہت سے اشخاص ہلاک ہو گئے۔ اور باقی یا تو علاقے خالی کرنے کے لئے مجبور ہو گئے یا وہ کھنڈرات میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اب بھی امریکی بمبار سخت تباہی مچا رہے ہیں۔

لنڈن ۱۱ جولائی۔ مارشل پیٹان کے مقدمہ کی ابتدائی سماعت آٹھ روز ہوئے شروع ہوئی تھی۔ پیرس کی اطلاعات مظہر ہے۔ کہ مقدمہ کی کارروائی غیر معین عرصہ کے لئے ملتوی کر دی جائیگی۔

سان فرانسسکو ۱۱ جولائی۔ رائل ایر فورس کا مسافر بردار طیارہ جس کے مسافروں کے نام معلوم نہیں ہو سکے۔ غائب ہے۔ یہ طیارہ راستہ آسٹریلیا سے برطانیہ آ رہا تھا۔ اس میں ہندوستانی مسافر بھی تھے۔

لنڈن ۱۱ جولائی۔ وارسا کی تباہی کے مقابلہ میں برلن اور سٹالن گراڈ کی تباہیاں ہیچ ہیں۔ جرمنوں نے اسکی تباہی میں کافی وقت صرف کیا۔ رہائشی مکانوں کا اسی فی صدی ختم ہو چکا ہے۔ یہودی بستی کے ایک بہت بڑے چبوترے میں ابھی تک ہزاروں مردے ملبہ میں دفن ہیں۔

بہاولپور ۱۱ جولائی۔ فرمانروائے بہاولپور نے خان بہادر مقبول حسن صاحب کو رخصت دے کر ان کی جگہ دیوان فتح چند صاحب کو ہوم منسٹر مقرر کیا ہے۔

بمبئی ۱۱ جولائی۔ سرکاری حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے۔ کہ سندھ کے آئندہ گورنر مسٹر ایچ۔ ایف نائٹ ہوں گے۔

لنڈن ۱۱ جولائی۔ اکابر ثلاثہ کی کانفرنس میں پریس کے نمائندہ کو جانے کی اجازت نہیں ہوگی۔ سرکاری اطلاعات وقتاً فوقتاً اخبارات کو دی جاتی رہینگی۔

شملہ ۱۱ جولائی مسٹر جناح نے اخباری نمائندوں کو بتایا۔ کہ شملہ کانفرنس میں جن مسلم لیگی ممبروں کو مدعو کیا گیا ہے۔ سب ۱۲ جولائی کے اجلاس میں شامل ہوں گے۔

واشنگٹن ۱۱ جولائی۔ امریکن سٹیٹ کے ایک ممبر نے ایک رپورٹ میں لکھا ہے۔ کہ اگرچہ جرمنی کو شکست ہو چکی ہے۔ لیکن ابھی وہ امن عالم میں سخت روک ہے۔ جنگ عظیم کی نسبت اب وہ زیادہ وسیع طور پر سازش کرنے اور دنیا کو فتح کرنے کے لئے تیار ہے۔

واشنگٹن ۱۱ جولائی۔ امریکن سینٹ میں مسٹر ایلیس نے کہا۔ کہ امریکہ میں یہ کہا جا رہا ہے۔ کہ برطانیہ بحرالکاہل کی لڑائی میں سرگرمی سے حصہ نہیں لے رہا۔ امریکن عوام کو یہ مطالبہ کرنا چاہیئے۔ کہ برطانیہ نے جو وعدے کئے تھے۔ انہیں پورا کرے۔ یہ دیکھ کر مایوسی ہوتی ہے۔ کہ برطانیہ کا ایک بھی سپاہی بحرالکاہل کے محاذ پر نہیں گیا۔

لنڈن ۱۱ جولائی۔ "ریڈ سٹار" نے لکھا ہے۔ کہ پولینڈ کی لنڈنی حکومت روس کے خلاف تخریبی کارروائیاں اور پروپیگنڈا کر رہی ہے۔ اب تک برطانیہ پولینڈ کی لنڈنی حکومت کو اس مقصد کے لئے چار کروڑ پونڈ دے چکا ہے۔

پشاور ۱۱ جولائی خان عبدالغفار خاں صاحب نے مردان میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ سرخ پوشوں کو آئندہ "خدائی خدمتگار" کے نام سے پکارا جائے۔

شملہ ۱۱ جولائی۔ آج شملہ کی گفتگو کا نیا دور شروع ہوا۔ وائسرائے نے مسٹر جناح اور گاندھی جی سے الگ الگ بات چیت کی۔ کل وزیر اعظم پنجاب اور مولانا آزاد سے ملاقات کرینگے۔ یہ ملاقاتیں پہلے کے اس انتظام کے ماتحت ہو رہی ہیں۔ کہ جب ممبروں کے نام پیش ہو جائینگے۔ تو وائسرائے مختلف پارٹیوں کے لیڈروں سے ملاقات کرینگے۔ آج مسٹر جناح نے ۱۵ منٹ اور گاندھی جی نے ۵۰ منٹ تک وائسرائے سے باتیں کیں۔ جب گاندھی جی واپس آئے۔ تو خوش معلوم ہوتے تھے۔ مگر انہوں نے کچھ بتانے سے انکار کر دیا۔ آج مولانا آزاد سے جب پوچھا گیا۔ کہ کیا منزل قریب آ گئی ہے۔ تو انہوں نے کہا۔ کہ منزل تو اور دور ہو گئی ہے۔ آج مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کا دوسرا جلسہ ۶½ بجے ہوا۔ جس میں مسٹر جناح نے وائسرائے سے اپنی

کانڈی ۱۱ جولائی۔ پیگو سے ۲۵ میل شمال کی طرف دشمن کی ایک چوکی برباد کر دی گئی۔ کل اتحادی ہوائی جہازوں نے بنکاک کے ریلوے سٹیشن پر بم برسائے۔ اور سالمین ڈبو دیئے کشتیوں کو نشانہ بنایا۔